رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپے
" ششماہی " ایک روپیہ بارہ آنے
چندہ سالانہ سرپرستوں سے عوض
" " امراء " عوض
" " والیاریاست " پچیس روپے
ممالکِ غیر سے . . . .
. . . . . ۱۰۰ شلنگ

مستقل قواعد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا۔ اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت ظاہر کرنا۔ (۲) دُنیا میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا۔ (۳) معترضین کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا۔ (۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم بنانا۔

بدر قادیان
ایڈیٹر:
ایس محمد یوسف
اخبار

بخدمت ایڈیٹر صاحب
ریویو آف ریلیجنز قادیان
Indian

جلد ۳۳ | اخبار نور قادیان دارالامان مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ۱۳ رجب سنہ ۱۳۶۲ھ | نمبر ۹

شذرات

ایک بھائی کا خط

جناب ڈاکٹر برکت علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "مکرمی ومحترمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ کہنا تو شاید مبالغہ میں داخل ہو۔ کہ مَیں روزانہ آپ کیلئے دُعا کرتا ہوں البتہ اکثر آپکی صحت کیلئے دُعاگو رہتا ہوں۔ تاکہ آپ زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کرسکیں۔ اور اس کے لئے آپ پر کوئی احسان نہیں۔ اِس میں ہماری اپنی غرض مضمر ہے۔ جو دُعا کیلئے اُکساتی ہے۔ اور وہ ہے تبلیغ کا اہم فریضہ جو آپ جیسے بزرگوں اور ہمارا سب کا مشترکہ کام ہے۔ جو آپ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ لے رہا ہے۔ اور وہ ہے نشر قرآن مجید اور تبلیغ اسلام۔ یہ آپ کیلئے بلاشبہ موجبِ فخر ہے۔ کہ آپکی واحد ہستی سکھوں اور ہندوؤں میں نشرِ قرآن و اسلام کر رہی ہے۔ اور ہمارے لئے موجبِ ندامت کہ ہم اِس کارِ عظیم میں حصہ لینے سے پہلوتہی کر رہے ہیں۔ خداوند تعالیٰ آپکو صحت وری مزاج کیساتھ لمبی عمر بخشے۔ حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ تاکہ آپ بے فکر ہوکر خدمتِ اسلام بجا لاسکیں۔ آمین

گو مَیں آپکے فرقہ سے نہیں ہوں۔ مگر میرے دل میں آپکے کام کی بہت قدر ہے۔ کیونکہ تبلیغ اسلام ہم سب کا مشترکہ کام ہے۔"

نوٹ۔ مکرم و معظم ڈاکٹر صاحب موصوف اِسوقت تک بلاشبہ سینکڑوں سے اِس عاجز کی مدد فرما چکے ہوں گے۔ اور پھر لطف یہ کہ خود کوئی آپ بڑے امیر کبیر نہیں ہیں۔ مگر اسلام کے لئے آپ کے پہلو میں ایک خاص درد اور سوز ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اِسوقت تک یہ خاکسار جو تھوڑی بہت خدمتِ اسلام بجالایا ہے۔ وہ آپ ایسے کرم فرماؤں کی حوصلہ افزائی اور دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

ستیارتھ پرکاش کی اشاعت

یکم جولائی کا پرتاپ لکھتا ہے۔ کہ اِسوقت تک ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ انگریزی۔ فرنچ۔ جرمنی۔ اردو۔ گورمکھی۔ بنگالی۔ گجراتی مرہٹی۔ تامل اور سندھی میں ہوچکا ہے۔ ہندی میں تو ہے ہی۔" گویا گیارہ زبانوں میں۔ یہ تعجب کی بات ہے۔ کہ آریہ سماج نے آجتک وید مقدس کا تو کسی زبان میں ترجمہ نہیں کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج کے نزدیک وید مقدس کی نسبت ستیارتھ پرکاش کی اشاعت زیادہ ضروری ہے۔ یہ کیوں؟ اِسے زیادہ بہتر تو آریہ سماج ہی سمجھ سکتا ہے۔ مگر بادی النظر میں اس کی دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ یا تو یہ کہ آریہ سماج میں کوئی ایسا ودوان نہیں ہے۔ جو وید کا کسی زبان میں ترجمہ کرسکے۔ اور یا پھر یہ صورت ہوسکتی ہے۔ کہ اسکے لئے کوئی مصلحت مانع ہے۔ ستیارتھ پرکاش کے آخری دو تین بابوں میں جو مختلف مذاہب پر نقطہ چینی کی گئی ہے اس کا طرزِ تحریر بلاشبہ دلخراش ہے۔ یہ زیادہ بہتر ہو کہ آریہ سماج اِن ابواب کو اڑا دے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرسکتی تو پھر انکی اصلاح کردی جائے۔ تاکہ غیر مذاہب کے لوگ بھی اسے پڑھ سکیں

قرآن مجید کی اشاعت

قرآن کریم اپنے اندر جو بہترین خوبیاں رکھتا ہے۔ وہ اسی سے ظاہر ہے۔ کہ اگر کسی متعصب سے متعصب شخص کو بھی خالی الذہن ہوکر کلام پاک کے پڑھنے کا اتفاق ہوا تو وہ اس کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکا۔ ستیارتھ پرکاش کو آریہ سماج آسمانی کتاب نہیں مانتی۔ مگر پھر بھی قریباً ۱۱ زبانوں میں اسکا ترجمہ ہوچکا ہے۔ بلاشبہ قرآن مجید تمام سماوی کتب سے اہمیت اور فوقیت رکھتا ہے۔ اور اس وقت تک ہم اور تو اور ہندوستان کی رائج الوقت السنہ میں بھی اسکے تراجم نہیں کرسکے۔ مسلمانوں میں نہ تو انجمنوں ہی کی کمی ہے۔ اور نہ روپیہ کی۔ جب میرے جیسا بے زر اور بے پر انسان بھی دو زبانوں (گورمکھی و ہندی) میں کلام پاک کا ترجمہ کرسکتا ہے۔ تو اگر کوئی انجمن اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیتی تو وہ کیا کچھ نہ کرسکتی۔ اِن ہندی اور گورمکھی تراجم نے ہندوؤں اور سکھوں پر جو شاندار اثر کیا۔ اسے نور کے ناظرین وقتاً فوقتاً نور میں دیکھتے ہی رہتے ہیں۔ ان تراجم کو پڑھکر ہندوؤں اور سکھوں نے برملا یہ کہا۔ کہ کلام پاک تو روحانیت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ اور اس شاندار لٹریچر کو پڑھکر ہم مسلمانوں سے دوستی پیدا کرنا موجبِ فخر سمجھتے ہیں۔

کیا یہ اصول ہے؟

۲ جولائی کا ویر بھارت لکھتا ہے کہ:۔ ہندی بھاشا پر منڈل امرتسر نے ڈاکخانہ جات میں ہندی سے بیوپالی بے انصافی کی مذمت کی۔ اور ڈاکخانہ کے افسروں سے مطالبہ کیا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندی میں تحریر شدہ خطوط کو ٹھیک وقت پر پہنچانیکا انتظام کریں۔ نیز ہندو اخبارات سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے خطوط پر پتے ہندی میں ہی لکھیں۔" میرے خیال میں ہندی بھاشا پر چار منڈل امرتسر کو ہندو اخبارات پر یہ زور دینا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اخبارات بجائے اُردو کے ہندی حروف میں شایع کریں۔ خالی پتوں کے لکھنے سے کیا ہوتا ہے۔ اگر اخبارات ایسا کر سکیں تو یقیناً ہندی زبان کی بہترین خدمت بجالائیں گے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے۔ کہ انکی اشاعتیں جو اُردو کے طفیل ہزاروں تک پہنچی ہوئی ہیں۔ یکدم بیسیوں تک آرہیں گی۔ ایسا عجوبہ شاید ہی کہیں دیکھنے میں آیا ہو۔ کہ جس زبان اور جن حروف (اردو) کے طفیل یوگ ہزاروں نہیں لاکھوں روپیہ کما رہے ہیں یہی اسکی جڑوں پر تبر رکھیں۔ مگر ایسا اعلانیہ اور فخریہ ہو رہا ہے تعجب! حیرت!!

بعد از...

پہلے ہندو پریس اس بات سے بہت چڑتا تھا۔ کہ سکھ اپنے آپکو ہندوؤں سے علیحدہ کیوں شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ سکھوں کا یہ مطالبہ کوئی نیا مطالبہ نہ تھا۔ جن کی کتب مقدسہ میں یہ درج ہو کہ ہندو مولے بھولے اکٹھی جائیں۔ نارو کیا سو کار کرائیں۔ اندھے گونگے اندھ اندھار۔ پاتھر لے پُوجے مگد گنوار۔ اوہ جے آپ ڈُبے تم کہاں تارہا بھلا وہ لوگ اپنے آپکو ہندو کیسے کہہ سکتے ہیں۔ ان اقوال کے ترجمہ سے میں نے عمداً گریز کیا ہے۔ ہاں اندھے۔ گونگے اور اندھ اندھار۔ مگد اور گنوار کے الفاظ اپنی تشریح آپ ہیں۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ اب ہندو پریس اس طرف آرہا ہے۔ کہ ہم سکھوں کو ہندو کہنے پر زیادہ اصرار نہیں کرینگے۔ اگر پہلے ہی ایسا کیا جاتا تو اتنی بدمزگی نہ ہوتی

ہندو اور سکھ

سچ تو یہ ہے۔ کہ ہندو اور سکھوں کی کوئی بات بھی آپس میں نہیں ملتی ان کا تمدن اور روحانیت بالکل جدا ہے۔ سکھ توحید پرست ہیں۔ گو آریہ سماج بھی اپنے آپکو موحد تو کہتا ہے۔ مگر روح اور مادہ کی ازلیت کی اڑچن لگا کر آریہ سماج نے توحید کو ایک گورکھ دھندا بنا دیا ہے۔ ہندو کثرت ازدواج اور نکاح بیوگان کے روادار نہیں۔ مگر سکھ ہیں۔ ہندو چھوتی کے گرویدہ مگر سکھ اس سے کوسوں دُور۔ ہندو ویدوں کے اوپاسک مگر سکھ اس سے انکاری۔ ہندو گوشت خوری سے متنفر مگر سکھوں میں یہ "مہا پرشاد"۔ ہندوؤں میں چاروں ورن مگر سکھوں میں کوئی بھی نہیں۔ کوئی بات بھی تو ایسی نہیں۔ جو سکھوں اور ہندوؤں کی ملتی ہو۔ پھر سکھ ہندو کہلائیں تو کیوں؟ اور ہندو سکھوں کو ہندو کہیں تو کیوں؟

سنہری موقعہ

ایک بہت ہی شاندار بلڈنگ برلبِ شاہراہ جس کے لگے کی قادیان میں شاید ہی دو چار بلڈنگیں ہوں فروخت ہو رہی ہے موقعہ نہایت اچھا۔ نصرت گرلز ہائی سکول تعلیم الاسلام ہائی سکول مسجد اور شہر سے صرف پانچ منٹ کا فاصلہ۔ قیمت زبانی یا بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔ زبانی اچھا ہوگا تاکہ وہ صاحب اپنی آنکھوں دیکھ بھی سکیں۔ خط و کتابت کا پتہ م۔ الف معرفت ایڈیٹر نور قادیان۔ پنجاب۔

نور مفت

ازراہ کرم تحریک جدید نے سکھوں میں اشاعت کیلئے نور کا سو پرچہ منظور فرمایا ہے۔ لہٰذا خواہشمند سکھ اور ہندو صاحبان اپنی درخواستیں جلد بھجوائیں جنکی درخواستیں پہلے آئیں گی وہی حق دار ہوں گے۔

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ میری وہ شاندار کتاب ہے جسے ملک نے بیحد پسند کیا۔ اور ملک کے بیس چوٹی کے اخبارات نے شاندار تبصرہ کیا۔ سر فضل حسین مرحوم اور سر اقبال مرحوم کو یہ کتاب بہت پسند تھی۔ ان بزرگوں کی یہ خواہش تھی۔ کہ اسکا گورمکھی ترجمہ ضرور ہونا چاہیئے۔ خود میری بھی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ اسکا ترجمہ جلد سے جلد گورمکھی میں شایع ہو سکے۔ کم از کم پانچہزار کی تعداد میں یہ ترجمہ شایع ہو تو ٹھیک رہیگا۔ کاغذ شدید گراں ہے۔ اگر زیادہ سے زیادہ کفایت سے کام لیا جائے تو پانچہزار پر کم از کم آٹھ نو ہزار خرچ آئیگا۔ اگر اتنے روپے کا انتظام ہو سکا تو پانچہزار ورنہ جتنے کا انتظام ہو سکا۔ بہرحال خدا کے فضل و کرم سے اسکا گورمکھی ترجمہ ضرور شایع ہوگا اور جلد ہوگا۔

نور اور نور کے ناظرین

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ نور کے قریباً سب چندہ دار اردو کا چندہ اپریل سے ختم ہے۔ بہتر صورت یہی ہے کہ دوست اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ اس سے ۳ر کا فائدہ ہوگا۔ ورنہ یکم اگست کو ایسے سب دوستوں کے نام وی۔ پی ہونگے اور اس صورت میں وی پی وصول کرنا انکا اخلاقی فرض ہوگا۔ آجکل کاغذ شدید گراں ہے نور قریباً تیس روپے ماہوار مجھ سے لے رہا ہے۔ ایسے نازک وقت میں نہ صرف یہی کہ دوست اپنا چندہ ہی ادا کریں بلکہ یہ بھی کہ نور کی توسیع اشاعت میں مرتیانہ سعی فرمائیں۔ نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کر رہا ہے دوست تو دوست دشمن تک بھی اسکے معترف ہیں۔ ایسے مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا یقیناً اپنی مدد آپ کرنیکے مصداق ہے۔ نور کے وہ کونسے خریدار ہونگے جنکے ایک دو دوست نہ ہوں اور پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور کی خریداری کیلئے کہا جائے اور وہ انکار کر دیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے

ستیارتھ پرکاش کا سندھی ترجمہ

کسی آریہ مہاشہ نے ستیارتھ پرکاش کا سندھی ترجمہ چھاپا ہے جس سے سندھی مسلمانوں میں اضطراب ہے، اور ایسا ہونا بھی چاہیئے تھا۔ کیونکہ ستیارتھ پرکاش میں جو مسلمانوں کے خلاف ایک خاص باب ہے اسمیں قرآن پاک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارک میں بیجا نکتہ چینی سے کام لیا گیا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ایسا ہی لٹریچر ملک میں باہمی آزردگی اور کشیدگی کا موجب ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ایسے حصہ کو آریہ سماج ستیارتھ پرکاش سے الگ کر دے۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتی تو اسکی اصلاح کر دے۔ ہم نرم سے نرم الفاظ میں بھی اپنا مقصد بخوبی ادا کر سکتے ہیں۔ جب گڑ سے کام ہو تو پھر زہر کی کیا ضرورت اگر یہ کہا جائے کہ بعض مسلمانوں کی جانب سے بھی آریہ سماج پر بیجا حملے ہوئے ہیں اوّل تو میرے سامنے کوئی ایسی نظیر نہیں ہے کسی مسلمان کی کوئی تحریر میری نظر سے ایسی نہیں گذری۔ اگر ہو بھی تو یقیناً کوئی مسلمان بھی اس کتاب یا تحریر کو وہ اہمیت دینے کیلئے تیار نہیں جو آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کو دے رہی ہے۔ ایک طرح سے آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کو ویدوں سے بھی فوقیت دے رہی ہے۔ وہ کیوں؟ اسلئے کہ جتنی زبانوں میں آریہ سماج نے ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ کیا ہے۔ اسکے مقابل ویدوں کے تراجم کے خانہ میں صفر ہے۔ اس اخبار میں دوسری جگہ آپ دیکھیں گے۔ آریہ سماج قریباً گیارہ زبانوں میں ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ کر چکی ہے۔ ایسی کتاب میں کسی مذہب یا بانیٔ مذہب پر تکلیف دہ نقطہ چینی کا نتیجہ کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے سکھ اور سناتنی اور عیسائی صاحبان بھی وقتاً فوقتاً یہ آواز بلند کر چکے ہیں۔ کہ اس دل خراش حصہ کو جو مختلف مذاہب میں آزردگی کا موجب ہے ستیارتھ پرکاش سے الگ کر دیا جائے۔ یقیناً ایسا کر کے آریہ سماج نہ صرف یہی۔ کہ اپنے مذہب کی ہی ایک بھاری خدمت بجا لائے گی۔ بلکہ ملک پر بھی غیر معمولی احسان کرے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اورنگ زیب اور گورو تیغ بہادر جی

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور ۳ جولائی ۱۹۴۳ء)

پنتھ پرکاش بھنگو رتن سنگھ میں مرقوم ہے۔ کہ اورنگ زیب نے گورو تیغ بہادر صاحب کو کوئی معجزہ دکھانیکو کہا۔ اس پر گورو صاحب نے یہ جواب دیا:۔

تب ستگورنے ایس اچارا
ہمرا اشٹ دیکھو تم بھارا
کرامات ہم ایس دکھائیں
ہمرا سر تو پاویں ناہیں
ہمرے سر کو تیغ لگیو
کٹے نہ سو کرامات دکھیو
تلوار تکھی کوو لیاؤ بیش
چلویو تے جو کٹت ہمیش
ایسے ایسے بچن کہ گور بیٹھے چونکی نہائے
تیغ لگوائی سیس نج ایسے چھل کے دائے

(پنتھ پرکاش صـ۲۴)

یعنی گورو صاحب نے کہا۔ کہ ہم آپکو یہ کرامات دکھاتے ہیں کہ ہمارے سر پر تلوار چلواؤ لیکن ہمارا سر تلوار سے نہیں کٹیگا۔ آپ جسقدر تیز تلوار چاہیں لے آئیں۔ اور اس کا چلانیوالا بھی پورا پورا ماہر ہو لیکن پھر بھی ہمارا سر نہیں کٹیگا۔ یہ کہکر گورو صاحب اشنان کرکے ایک چونکی پر بیٹھ گئے۔ اور اس طرح سے اپنے سر پر تلوار چلوا دی۔ اور قتل ہو گئے۔ بھنگو رتن سنگھ صاحب نے اس کے آگے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ گورو صاحب کے اس طرح قتل ہو جانے کا اورنگ زیب کو افسوس ہوا۔ بعض سکھ مورخین نے یہ بھی لکھدیا ہے۔ کہ گورو تیغ بہادر صاحب سر پر تلوار چلنے سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے چنانچہ گیانی گیان سنگھ صاحب لکھتے ہیں:۔

اِتنیا دِکھ بہو بچن گور کہکر
جب سر نیائے
دھریو سیس نج دھرا پہ
دینے پران اڈائے
بکھ جلاد لے بھیو
کھڑا ہوئ جو پاس

تیغ چلائی سر بھیو دھرتے
جدا انیاس

(پنتھ پرکاش صـ۱۱۹)

یعنی گورو صاحب نے اپنا سر جھکایا اور آپ کا انتقال ہو گیا۔ جلاد یہ دیکھکر ڈر گیا۔ اُس نے گورو صاحب پر تلوار چلائی۔ اور آپ کا سر تن سے جُدا کر دیا۔

اِس حوالہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گورو صاحب قتل ہونے سے پہلے ہی وفات پا گئے۔ اور جلاد نے آپ کے مُردہ جسم پر تلوار چلائی۔ اور سر تن سے جُدا ہو گیا۔ اسکے علاوہ سکھ سوراج "مصنفہ بھائی موہن سنگھ صاحب کے صـ۱۳۱ پر بھی اِس واقعہ کو اِس طرح لکھا ہوا ہے۔ اب ناظرین اِن حوالہ جات کو مدنظر رکھکر خود ہی غور کرلیں کہ اِس واقعہ میں کہاں تک حقیقت ہے۔ کہ گورو تیغ بہادر صاحب نے ہندو دھرم کے تلک اور جنیو کی حفاظت میں اپنی جان قربان کردی۔ اور اِس بات کا ہر سال اعادہ کرنے میں سکھ کہاں تک حق بجانب ہیں۔ کہ اورنگ زیب نے گورو صاحب کو چاندنی چوک دہلی میں قتل کروادیا تھا۔ باقی رہا اورنگ زیب کا کشمیر کے ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنانے کا حکم صادر کرنا۔ اِس سلسلہ میں مَیں ایک غیر مُسلم وِدوان مہاشہ سنت رام کی مندرجہ ذیل تحریر پیش کرتا ہوں:۔

"تمام ہندوستان کی تاریخ پڑتال کریں اورنگ زیب کے اوّل سے آخر تک حالات پڑھیں اور اس کے عہد کے واقعات کا بغور مطالعہ کریں۔ کہیں نظر نہیں آئے گا کہ اورنگ زیب نے کوئی ایسا حکم دیا۔ نہ ہی مسلمان مؤرخوں نے اِس کا ذکر کیا اور نہ ہی یورپین سیاحوں نے کہیں لکھا۔ حتیٰ کہ مشور باڈو موگر کے آزاد مصنف مسٹر نکولاس منوچی جو شاہ جہان سے لیکر شاہ عالم کے زمانہ تک مغلیہ دربار میں رہا۔ اور جس نے اورنگ زیب کی ہر ایک حرکت اور چھوٹے سے چھوٹے ظلم کو بھی قلمبند کرنے سے نہ چھوڑا۔ اس کی کتاب میں بھی اس واقعہ کا نام و نشان نظر نہیں آتا۔

اورنگ زیب پنجاب۔ بنگال۔ بہار۔ یوپی اور دکن کے باشندوں کو جبراً مسلمان ہونیکے لئے نہیں کہتا۔ لیکن تعجب کا مقام ہے۔ کہ وہ کشمیر کے پہاڑوں میں اِس قسم کا جابرانہ حکم جاری کرتا ہے۔ اور پھر اس صورت میں جبکہ آئندہ درپیش ہونیوالے واقعات بتلاتے ہیں۔ کہ اورنگ زیب پہاڑی راجاؤں کو ہمیشہ مدد دیا کرتا تھا۔ جیساکہ ہم دوسرے نمبر میں بیان کر چکے ہیں۔ اورنگ زیب اگر ہندوؤں کو جبراً مسلمان کرنا چاہتا تھا تو سب سے پہلے اس کو ضروری تھا۔ کہ وہ اپنے دربار کے اراکین راجہ جے سنگھ اور مہاراجہ جسونت سنگھ وغیرہ ہزاروں ان راجپوتوں کو جو اسکی فوج میں ملازم تھے مسلمان کرتا۔ لیکن واقعات بتلاتے ہیں۔ کہ ایسا نہیں ہوا۔ . . . . پس سکھوں کا یہ کہنا کہ اورنگ زیب نے کشمیر کے پنڈتوں کے جبراً مسلمان بنانے کے لئے وہ حکم جاری کیا تھا غلط بالکل غلط ہے"

(ہندو جاتی اور سکھ گورو صـ۱)

یہ تو ہے کشمیر کے پنڈتوں کو اورنگ زیب کے جبراً مسلمان بنانے کے متعلق حکم صادر کرنے کے بارہ میں ہندو صاحبان کا خیال۔ لیکن اِس واقعہ کے متعلق سکھ وِدوان جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ اِس طرح ہے۔ مشہور سکھ مؤرخ گیانی گیان سنگھ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ گورو تیغ بہادر صاحب کے خلاف بعض ہندوؤں نے حکومت کے پاس اِس قسم کی درخواست پیش کی۔ کہ گورو صاحب ہمارے پیر و مرشد ہیں۔ اگر حکومت آپکو مسلمان بنانے میں کامیاب ہو جائے تو ہم سب اسلام کو قبول کرلیں گے۔ انکی اس درخواست کا بہت بڑا مقصد یہ تھا۔ کہ گورو صاحب اسلام کو تو قبول نہیں کریں گے البتہ آپ کا حکومت کیساتھ ٹکراؤ ہو جائے گا۔ اور آپ کو ضرور سزائے موت مل جائیگی۔ چنانچہ گیانی صاحب اِس واقعہ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کرتے ہیں:۔

اورنگ تب کرا ہیو تھا جبراً ترک ہندانا
تب بادِیَن پاپ اک اورلے کریو مہانا
بہت ٹھور ہندواں کو دینی سکھ مت ایہہ
تم سب مل پاتشاہ پہ عرضی یوں لکھ دیہہ
تیغ بہادر پیر گورو ہے سب ہندون کیرا
اُنہے ترک تم لیہو کرتو، ہم بن ہیں پھیرا
گورو ترک نہ بنے گو متر دے ہیں ہندا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوں تمری بچ جائیگی مارکوٹ تے جندا
از حاکم راضی سجے ہوتے ترک مدھ دیسا
تن کو کلیش بشیش تم دیہو ہندون تائیں
لکھو شاہ کو کرے وہ ترک گورو ہندوائیں
پھر ہندو سب آپ ہی بنے ترک اُنمان
یوں ہی کینو لکھ پٹھپو بھاوی ات بلوان

(پنتھ پرکاش بسرام ۱۲ صلہ ۱۱۶ چھاپہ پتھر)

یعنی گورو تیغ بہادر صاحب کے دشمنوں نے بہت سے مقامات کے ہندوؤں کو اُکسایا۔ کہ تم سب ملکر بادشاہ کی خدمت میں ایک عرضی پیش کرو۔ کہ گورو تیغ بہادر ہم سب ہندوؤں کا پیر ہے۔ اگر آپ انکو مسلمان بنا لیں تو ہم تمام لوگ اسلام قبول کرلیں گے گورو صاحب نے اگر اسلام قبول نہ کیا تو ان کو زندگی سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ اور اس طرح تمہاری جان مصیبتوں سے بچ جائیگی۔ اس کے علاوہ اُن لوگوں نے حکام وقت کو بھی یہی کہا۔ کہ تم تمام ہندوؤں کو کیوں کچھ کہتے ہو۔ بادشاہ کو لکھو کہ وہ گورو صاحب کو اسلام میں داخل کرلے۔ اس کے بعد تمام ہندو خود بخود مسلمان بن جائینگے۔ چنانچہ بادشاہ کی خدمت میں اِس قسم کی تحریریں لکھی گئیں۔

ایک طرف گورو صاحب کے مخالفین نے (جن میں گورو رام رائے صاحب ایسے گورو صاحب کے اپنے خاندان کے افراد بھی شامل تھے) ہندوؤں کو تیار کیا۔ اور دوسری طرف حکام کو اُکسایا اور بادشاہ کی خدمت میں اس قسم کی تحریریں بھجوائیں۔ کہ گورو تیغ بہادر ہندوؤں کا پیر ہے۔ اگر یہ اسلام میں داخل ہوجائے۔ تو باقی ہندو خود بخود مسلمان بن جائینگے۔

گیانی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ بعض چالاک لوگوں نے ایک اور چال بھی چلی تھی۔ جو یہ تھی کہ ہندوؤں کو سکھا کر گورو صاحب کے پاس اس غرض کے لئے بھیجا۔ کہ وہ آپ سے کہیں۔ کہ ہم ہندوؤں پر ایک مصیبت آئی ہے۔ آپ ہماری مدد فرماویں اورنگ زیب ہم کو مسلمان بنانا چاہتا ہے۔ گیانی صاحب کا بیان حسب ذیل ہے :-

"کئی ایک دور اندیش وداناؤں کی یہ رائے ہے کہ یہ سب چال گورو تیغ بہادر صاحب کے شریک بھائی سوڈھیوں کی تھی۔ جو پہلے دن سے ہی گورو صاحب کیساتھ بُرائیاں کرتے چلے آرہے تھے۔ اب انہوں نے دشمن کے سینہ پر سانپ چھوڑنے کی طرح یہ چال چلی کہ اگر گورو صاحب براہمنوں کی بات مانکر آگے آگئے۔ تو اورنگ زیب اسکو مروا ڈالے گا۔ بعد میں گوریائی کی گدّی ہم سنبھال لیں گے۔ اُنکے چھوٹے سے لڑکے نے کیا کرنا ہے۔ لیکن انہوں نے یہ خیال نہ کیا کہ شیر کا بچہ بھی بڑے بڑے ہاتھیوں کو جیت لیا کرتا ہے۔ دوسری چال یہ تھی۔ کہ اگر گورو صاحب نے ہندوؤں کی مدد نہ کی تو براہمن اُنکے دروازہ پر کٹاریں مار مار کر مرجائیں گے اور اس طرح تمام ملک میں گورو صاحب کی نندا ہوگی۔ اور لوگ انکو چھوڑ کر تمکو (گورو) ماننے لگ جائیں گے۔"

(تواریخ گورو خالصہ صلہ ۸۶۹)

گیانی صاحب کے مندرجہ بالا بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہندو جنہوں نے گورو صاحب کے پاس آکر امداد کی درخواست کی تھی۔ وہ کشمیر سے نہیں آئے تھے۔ بلکہ اُن کو گورو صاحب کے مخالفین نے سکھا کر بھیجا تھا۔ اورنگ زیب کا ستانا تو ایک بہانہ تھا۔ اور اُنکا مقصد گورو صاحب کے ذریعہ ہندو دھرم کی حفاظت نہ تھی بلکہ گورو صاحب کا حکومت سے ٹکراؤ کروا کر انکو نقصان پہنچانا تھا۔ کشمیر سے پنڈتوں کا گورو صاحب کے پاس آکر فریاد کرنا عقلاً بھی غلط ثابت ہوتا ہے کیونکہ اُس زمانہ میں کشمیر میں سکھوں کی کوئی خاص تعداد نہ تھی۔ کشمیر میں تو اِس زمانہ میں بھی سکھ بہت کم تعداد میں ہے۔ چنانچہ مہاشہ سنت رام صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"تیغ بہادر جی کی شخصیت کا کشمیر کے باشندوں پر کچھ اثر نہیں تھا۔ اور نہ ہی پیری مریدی کا رشتہ اُن کیساتھ قائم ہوا تھا۔ بلکہ اِسوقت بھی کشمیری ہندو سکھ گوروؤں کے معتقد شاذ و نادر ہی پائے جاتے ہیں۔ پھر کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ کہ ان میں سے وہ لوگ جو اپنی قوم کا لیڈنگ دماغ کہے جاسکتے ہیں تیغ بہادر کے درِ دولت پر حاضر ہوئے اور مدد کیلئے پکار کی۔"

(ہندو جاتی اور سکھ گورو صلہ)

پس اصلیت یہی ہے۔ کہ گورو تیغ بہادر صاحب کے پاس آنیوالے لوگ کشمیر سے نہیں آئے تھے اور نہ وہ اورنگ زیب کے ہی ستائے ہوئے آئے تھے۔ بلکہ وہ گورو صاحب کے دشمنوں کے تیار کئے ہوئے لوگ تھے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے اپنے آپکو کشمیر کے پنڈت ظاہر کیا ہو۔ تاکہ گورو صاحب کو یہ خیال نہ گذر سکے۔ کہ یہ میرے مخالفین کے اُکسائے ہوئے میرے پاس آئے ہیں۔ گورو صاحب کے مخالفین نے بقول سکھ علماء کے آپکو عجیب عجیب طریقوں سے نقصان پہنچانیکی کوششیں کیں۔ ایک طرف تو انہوں نے ہندوؤں کو اِس بات کیلئے تیار کیا۔ کہ وہ بادشاہ کو لکھیں کہ گورو تیغ بہادر ہمارا پیر ہے۔ آپ اسکو مسلمان بنالیں ہم مسلمان ہوجائینگے۔ اور دوسری طرف حکام وقت کو تیار کیا۔ کہ وہ بھی اسی قسم کی تحریر بادشاہ کو لکھیں کہ گورو تیغ بہادر کے مسلمان ہو جانیسے تمام ہندو مسلمان بن جائینگے۔ اور تیسری طرف انہوں نے کچھ ہندو گورو صاحب کے پاس بھی بھیجے کہ انکی خدمت میں امداد کی درخواست کیجائے۔ یہ تمام چالیں بقول سکھ دونوں کے ہندو دھرم کی حفاظت کیلئے نہ تھیں۔ بلکہ انکا مقصد صرف اور صرف یہی تھا۔ کہ کسی نہ کسی طرح گورو تیغ بہادر صاحب کو نقصان پہنچا کر گوریائی کی گدّی پر قبضہ کیا جائے۔ سکھ کتب اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ سکھ گورو صاحبان کو تکالیف پہنچانیکے لئے گورو صاحبان کے اپنے خاندان کے لوگوں کا قدم سب سے آگے ہوتا تھا۔ اور وہ ہمیشہ گورو صاحبان کے خلاف قسم قسم کی غلط فہمیاں اور بدظنیاں پھیلایا کرتے تھے۔ چنانچہ مہاشہ سنت رام صاحب لکھتے ہیں :-

"سکھ گوروؤں کی نسبت بدظنی ان کے رشتہ داروں کی طرف سے پیدا کیجاتی تھی۔ صرف اس لئے کہ اُنکے ساتھ گدّی کا جھگڑا برپا تھا۔" (ہندو جاتی اور سکھ گورو صلہ)

گیانی گیان سنگھ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ سکھ گورو صاحبان کے خاندان کے لوگوں نے گورو صاحبان کے خلاف گوریائی کی گدّی کے سلسلہ میں مقدمہ بازی بھی کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ چنانچہ خود گورو تیغ بہادر صاحب کو گوریائی کی گدّی سے الگ کرنے کیلئے بہت کوششیں کی گئیں۔ حتیٰ کہ آپ پر ایکمرتبہ بندوق سے فائر بھی کئے گئے۔ (باقی آئندہ)

(گیانی عباد اللہ مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دیں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۷۶۶ ۔ منکہ عنایت اللہ ولد پیر محمد عبداللہ سکنہ گولیکی تحصیل و ضلع گجرات عمر ۲۰ سال ۔ پیشہ ملازمت قوم قریشی ہاشمی ۔ پیدائشی احمدی ۔ حال مقیم عراق ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ رمئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔ میری جائداد (ذاتی) موجودہ کچھ نہیں کیونکہ بفضل خدا میرے والد صاحب زندہ ہیں ۔ اس وقت میں فوج میں ملازم ہوں ۔ میری ماہوار آمد ۸۵/۵/- ہے ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا ۔ اور کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ کہ میری خاندانی وراثت پندرہ کنال زمین اور مکان قیمتی ۵۰۰/-/- روپیہ حاصل کرونگا ۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد عنایت اللہ احمدی حال مقیم بصرہ عراق ۔ گواہ شد ۔ فتح محمد کنٹریکٹر عمارالبصرہ ۔ بقلم خود ۔ گواہ شد ۔ رحیم داد احمدی بقلم خود عمارالبصرہ ۔ ۳۰/۵/۴۳ +

نمبر ۶۷۷۵ ۔ منکہ زینب بیگم زوجہ عبداللطیف قوم ارائیں ۔ پیشہ ✕ عمر ۴۳ سال ۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ رمئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔ (۱) میری موجودہ جائداد صرف ایک کنال زمین محلہ دارالشکر غربی میں ہے ۔ مبلغ ۳۲ روپے میرے مہر کے ہیں ۔ چھ ماشے کانوں کے بُندے اور چھ ماشے کی انگوٹھی ہے ۔ ان سب کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائے گی ۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو ۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد ۔ زینب بیگم موصی ۔ گواہ شد ۔ عبداللطیف بقلم خود ۔ گواہ شد ۔ شریف احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب دارالشکر قادیان +

نمبر ۶۷۷۶ ۔ منکہ سلطان احمد ولد چوہدری نور علی مرحوم قوم جٹ جالپ پیشہ ملازمت ۔ عمر تخمیناً ۳۲ یا ۳۳ سال ۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ۔ ساکن حافظ آباد ۔ ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۳/۴۳ پندرہ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔ میں بیان کرتا ہوں کہ میری اسوقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے ۔ میرا گذارہ اسوقت ماہوار تنخواہ پر ہے ۔ جو اس وقت ۲۴/-/- روپے ماہوار ہے ۔ یہ ملازمت عارضی ہے مستقل نہیں ہے ۔ مذکورہ آمد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ جو بحساب ۲ روپیہ ۱۱ آنے ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا ۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع بھی دیتا رہوں گا ۔ اگر میری زندگی کے بعد کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ فقط ۔ العبد سلطان احمد احمدی ولد چوہدری نور علی مرحوم سکنہ حافظ آباد محلہ قتل گڑھا ضلع گوجرانوالہ ۱۵ ۳/۴۳ ۔ گواہ شد ۔ بقلم خود قاضی ضیاء اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ۱۵ ۳/۴۳ ۔ گواہ شد ۔ غلام احمد ولد نور علی مرحوم حافظ آباد محلہ قتل گڑھا ضلع گوجرانوالہ ۱۵ ۳/۴۳ +

نمبر ۶۷۸۶ ۔ منکہ کریم بی بی بیوہ حکم الدین قوم ارائیں ۔ پیشہ زراعت ۔ عمر ۵۸ سال ۔ تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن میانہ پورہ نواں سیالکوٹ ۔ ڈاکخانہ سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ رفروری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔ میری جائداد صرف ایکسو بیس (۱۲۰) روپیہ نقد ہیں ۔ جو قرضہ حسنہ کے طور پر اپنے لڑکے محمد شفیع کو دیئے ہوئے ہیں ۔ میں اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں یعنی مبلغ ۴۰/-/- روپے ادا کرونگی ۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو ۔ اس کی بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ۔ جتنی رقم دیتی جاؤنگی رسید لیتی جاؤنگی ۔ العبد ۔ مسماۃ کریم بی بی بیوہ حکم الدین قوم ارائیں ساکن میانہ پورہ نواں نشان انگوٹھا ۔ گواہ شد ۔ محمد ابراہیم ولد محمد بخش حال محلہ دارالشکر بقلم خود ۔ گواہ شد ۔ محمد شفیع سیکرٹری وصایا سیالکوٹ شہر +

نمبر ۶۷۸۷ ۔ منکہ زینب بی بی زوجہ عزیز احمد قوم قریشی ۔ پیشہ ✕ عمر ۲۸ سال ۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ۔ ڈاکخانہ قادیان ۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔ میرے پاس ایکہزار روپے کا زیور ۔ اور ایک ہزار روپیہ مہر کا تھا ۔ میں نے دونوں کو ملا کر ایک مکان قیمتی ۲ ہزار روپیہ پشاور میں اپنے نام پر خرید لیا ۔ اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر میں اس میں سے کچھ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر دوں تو وہ اس میں سے مجرا ہوگی ۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور میری جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ فقط ۔ العبد ۔ زینب بی بی زوجہ عزیز احمد ۔ گواہ شد ۔ ماسٹر مولا بخش ریٹائرڈ مدرسہ احمدیہ گواہ شد ۔ عزیز احمد خاوند موصیہ ولد ڈاکٹر فتح الدین صاحب محلہ دارالانوار +

نمبر ۶۷۸۹ ۔ منکہ صفدر علی خاں ولد فتح محمد خانصاحب مرحوم قوم راجپوت عمر ۴۳ سال ۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن قادیان ۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ رجون ۱۹۴۳ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔ منکہ صفدر علی خاں ولد فتح محمد خانصاحب اس وقت ملازمت کرتا ہوں ۔ میری تنخواہ مبلغ ۱۲ روپیہ ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اس کے علاوہ اگر میری وفات پر میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو ۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ فقط ۔ العبد صفدر علی خاں سیکرٹری تعلیم و تربیت محلہ ناصر آباد ۔ گواہ شد ۔ سید عبداللہ شاہ موصی نمبر ۴۸۴۳ ۔ مدد خان انسپکٹر بیت المال ۔ گواہ شد ۔ سید احمد +

نمبر ۶۷۹۰ ۔ منکہ محمد سردار خان ولد مولوی محمد عبدالرشید خانصاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت سرکاری ۔ عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ۔ ساکن محلہ قاضی پورہ حیدرآباد ۔ ڈاکخانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیدر آباد ضلع حیدر آباد۔ صوبہ حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ رمئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔ میری جائداد اس وقت صرف ایک گلی جو محلہ شکر گنج حیدر آباد دکن میں واقع ہے۔ اور جس کی قیمت یکصد روپیہ سکہ عثمانیہ ہیں۔ اس جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اسوقت میری ماہوار آمد (۲۲۵/-/-) روپیہ سکہ عثمانیہ جس کے مقدار مالیہ ہوتے ہیں۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کیساتھ میری ماہوار آمد میں اضافہ ہوا۔ میں اس اضافہ شدہ آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کیا کرونگا۔ العبد۔ محمد سردار خان

گواہ شد سیدہ مبارکہ بیگم ۲/۵/۴۳

نمبر ۶۷۹۱۔ منکہ عبد الرحمن ولد چوہدری فتح محمد صاحب قوم ارائیں۔ پیشہ ملازمت۔ عمر قریباً ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن سرشت پور ڈاکخانہ نندا چور ضلع ہوشیار پور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ رمئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ بیس روپے ہے میں تازلیت اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد۔ عبد الرحمن مدرس ۱ گری سکول ۹۵/۱۲۰ ڈاکخانہ ۹۶/۱۲۰ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد فتح محمد ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ۹۶/۱۲۰ والد موصی۔ گواہ شد بشیر محمد احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ سرشت پور ضلع ہوشیار پور بقلم خود +

نمبر ۶۷۹۲۔ منکہ سردار بی بی زوجہ چوہدری نواب خان صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت قریباً ۱۹۰۶ء ساکن بھاگووال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ رمئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔ میری جائداد اس وقت ۱۳ ۱/۲ کنال زمین بعوض حق مہر خاوند کی طرف سے ملا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس زمین کا ۱/۱۰ حصہ جبتک ادا نہ کروں۔ تب تک اسکی پیداوار کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ اگر اس زمین کی قیمت اپنی زندگی میں ۱/۱۰ حصہ کی ادا نہ کروں تو مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کو حق حاصل ہوگا۔ کہ میرے وارثوں سے وصول کرلیویں نیز اسکے علاوہ اگر کوئی میری زندگی میں جائداد ہوگی تو اس کی اطلاع دیتی رہونگی۔ اور صدر انجمن احمدیہ کو حق ہوگا۔ کہ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ وصول کرلیویں۔ اسوقت ۱۳ ۱/۲ کنال زمین کی قیمت تخمیناً ایکہزار روپیہ ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ ۱۰۰ روپیہ ہے۔ العبد۔ نشان انگوٹھا سردار بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ نواب خان خاوند موصیہ سردار بی بی ساکن بھاگووال ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی ساکن موضع ککھانوالی ڈاکخانہ پھلوارہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقلم خود +

نمبر ۶۷۹۶۔ منکہ حیات بی بی زوجہ مہر دین قوم جٹ۔ پیشہ واہی عمر ۶۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن بھاگووال ڈاکخانہ بھاگووال ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ رمئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔ میری جائداد اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ صرف حق مہر ۴۶۰/- روپیہ ہے۔ اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ۱/۱۰ حصہ میں جو مبلغ ۴۶/- روپے ہوتے ہیں اپنی زندگی میں ادا کردونگی۔ اگر کچھ حصہ بقایا رہ جائے۔ تو میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کو حق حاصل ہوگا کہ میرے وارثوں سے وصول کرلیں۔ نیز اس کے علاوہ اگر میری زندگی میں کوئی جائداد ہوگی تو اسکی بھی اطلاع دیدونگی۔ العبد۔ نشان انگوٹھا مسماۃ حیات بی بی زوجہ مہر دین صاحب۔ گواہ شد۔ مہر الدین خاوند موصیہ حیات بی بی ساکن بھاگووال تحصیل سیالکوٹ ڈاکخانہ خاص گواہ شد۔ علی محمد صحابی موصی ساکن ککھانوالی ڈاکخانہ پھلوارہ تحصیل پسرور بقلم خود علی محمد +

نمبر ۶۷۹۹۔ منکہ صادقہ بیگم زوجہ مولوی محمد شریف قوم راجپوت۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۱۹ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔ ۱۔ کانٹے وزنی سیر تولہ کلپ ایکتولہ۔ سوئی، انگوٹھی ۹ ماشے طلائی قیمت ۲۲۵ روپے چوڑیاں نقرئی ایک چھٹانک وزنی کی قیمت مبلغ -/-/۵ روپے مہر مبلغ چار صد روپیہ یہ میری کل جائداد ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر میری کوئی اور جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط العبد۔ صادقہ بیگم بنت فضل محمد صاحب مہاجر قادیان۔ گواہ شد۔ محمد شریف مولوی فاضل موصی خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ عبد الرحیم۔ احمدیہ سوڈا واٹر فیکٹری قادیان ۵/۵/۴۳

نمبر ۶۸۰۰۔ منکہ منشی نور احمد ولد غلام نبی قوم مہناس راجپوت۔ پیشہ زمینداری۔ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن دہ ۲۴ ڈاکخانہ راوتیانی ضلع نواب شاہ صوبہ سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ رمئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۳۲ ایکڑ زمین دہ ۲۲ میں اور ۱۶ ایکڑ زمین دہ ۲۴ جمڑاؤ میں ہے۔ یہ ساری ۴۸ ایکڑ زمین جمڑاؤ سٹلمنٹ ایکٹ ۳۵ کے ماتحت ہے۔ اس کی موجودہ قیمت تخمیناً ۲۴۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جائداد کی قیمت میں سے جو رقم اپنی زندگی میں بمد وصیت جمع کراؤں بعد ازاں وضع کیجاویگی۔ والسلام۔ خاکسار۔ نور احمد ولد غلام نبی۔ گواہ شد۔ انور علی پسر موصی کلرک سندھ سیکرٹریٹ دی ڈبلیو۔ ڈی کراچی (صدر) گواہ شد۔ غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ سندھ +

نمبر ۶۸۰۱۔ منکہ اقبال احمد شمیم ولد محمد عالم خان مرحوم۔ قوم قریشی۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن نندپور۔ ضلع سیالکوٹ۔ ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ رجون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔ اس وقت مجھے اپنی غیر منقولہ جائداد کا صحیح علم نہیں ہے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ ان تفصیلات

کے بغیر ہی میری وصیت قبول کرلی جائے۔ آجکل تو حالات ایسے ہیں۔ کہ آئندہ کافی دیر تک میں صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں تفصیلات پیش نہ کرسکوں گا۔ مگر جب بھی پہلا موقعہ ملا۔ میں انشاء اللہ اپنی غیر منقولہ جائداد کی تفصیل سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کو بھیج دوں گا۔ اس وقت میری کوئی منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ آجکل قریباً -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ میری وفات پر جس قدر روپیہ یا جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کے نام کرتا ہوں۔ علاوہ اسکے اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اپنی آمد میں کمی و بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ فقط۔ العبد۔ احقر اقبال احمد شمیم۔ گواہ شد۔ انور احمد کارلون ۸ کلائیو روڈ کلکتہ۔ گواہ شد۔ عزیز احمد چوہدری سیکنڈ لفٹیننٹ ۷ اڈوگرا رجمنٹ +

نمبر ۶۸۰۳ منکہ عبدالمجید ولد قاضی کریم اللہ صاحب۔ قوم ککے زئی پیشہ ملازمت۔ عمر ۳۰ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن فیض اللہ چک حال پٹھانکوٹ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ بفضل خدا اس وقت میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو بصورت کمیشن بکری باٹا شوز وغیرہ ہے۔ میں تا زیست اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو تا رہونگا۔ اور کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ المرقوم عبدالمجید ۲۱/۵/۴۳۔ گواہ شد۔ حمید اللہ سب جج پٹھانکوٹ ۲۱/۵/۴۳ گواہ شد۔ نورالدین ٹیکس سپرنٹنڈنٹ میونسپل کمیٹی پٹھانکوٹ ۲۱/۵/۴۳ +

نمبر ۶۸۰۴ منکہ عبدالوحید ولد اللہ داد خاں قوم راجپوت۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۱ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن کڑیال ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ بفضل خدا والد صاحب زندہ ہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد بطور تنخواہ مبلغ -/۸۰ روپے (-/۶۴ روپے اصل تنخواہ -/۱۶ روپے سائیکل و مہنگائی الاؤنس) ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ المرقوم عبدالوحید انسپکٹر دکانات و ادارہ تجارت پٹھانکوٹ۔ گواہ شد۔ حمید اللہ سب جج پٹھانکوٹ ۲۱/۵/۴۳ گواہ شد۔ نورالدین ٹیکس سپرنٹنڈنٹ میونسپل کمیٹی پٹھانکوٹ +

نمبر ۶۸۰۵ منکہ سید فضل احمد ولد مولوی سید ولایت حسین۔ قوم سید۔ پیشہ آفیسر کیڈیٹ انڈین ایئر فورس۔ عمر ۱۹ برس ۱ مہینہ۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن موضع اور ین ڈاکخانہ مونگھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مائت ۱۳۵ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ المرقوم تاریخ ۳ مئی ۱۹۴۳ء۔ العبد۔ مولوی سید فضل احمد احمدی۔ گواہ شد۔ انور احمد ملک احمدی آفیسر کیڈیٹ انڈین ایئر فورس ۴/۵/۴۳۔ گواہ شد۔ سلطان صلاح الدین فلح احمدی آفیسر کیڈیٹ انڈین ایئر فورس ۴/۵/۴۳ +

نمبر ۶۷۸۵ منکہ حبیب احمد قریشی ولد حافظ سخاوت حسین صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال۔ تاریخ بیعت اپریل ۱۹۱۴ء۔ ساکن بریلی۔ یو۔ پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ اس وقت میری جائداد ایک کوٹھی امپرووڈ منٹ ایریا میں ہے۔ جس کی قیمت اندازاً -/۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ اور کوئی میری جائداد نہیں ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۵۰۰ روپیہ وصیت کرتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں ادا کرونگا۔ اور میں فی الحال مبلغ -/۷۰ روپے ماہوار پرمیونسپل ٹیلرنگ اینڈ کٹنگ سکول بریلی میں بحیثیت ہیڈ ماسٹر ملازم ہوں جسکا ۱/۱۰ حصہ (مبلغ سات روپے) ماہوار باقاعدہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ جو ہر ماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوتا رہے گا۔ لہٰذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کردی ہے۔ کہ سند رہے۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ۔ میری اگر کوئی رقم وصیت زندگی میں ادا نہ ہوسکے تو حقداران کو ادا کرنا ضروری ہوگی۔ یا میری زندگی یا مرنے کے بعد۔ اسکے علاوہ جو کوئی اور میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ گواہ شد۔ اقبال علی غنی بحروف انگریزی۔ العبد۔ ایچ۔ اے قریشی بحروف انگریزی۔ گواہ شد محمد یوسف قائد مجلس خدام الاحمدیہ +

نمبر ۶۷۷۰ منکہ محمد سلیمان ولد امیر الدین احمد۔ قوم شیخ صدیقی۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۳۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن جمگاؤں۔ ڈاکخانہ پورینی۔ ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میں ٹاٹا آئرن اینڈ سٹیل کمپنی جمشید پور میں ملازم ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۳۷ روپے ہے۔ اس کے علاوہ عارضی طور پر کچھ جنگ کے دوران میں الاؤنس بھی ملتا ہے اور کچھ ٹیوشن سے بھی آمد ہوتی ہے۔ جو معین نہیں۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو کہ میں تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری حسب ذیل جائداد ہے:۔ (۱) ایک خام مکان واقعہ متصل پوسٹ ڈاکخانہ گرلموڑی براستہ ٹاٹا نگر جس کی قیمت تخمیناً -/۳۲۵ روپے ہے (۲) ایک قطعہ زمین ۱۲ کٹہ واقع جمگاؤں پرگنہ کہلگاؤں تھانہ کوتوالی بھاگلپور میں ہے جسکی قیمت -/۴۵ روپے کے قریب ہے۔ زمینداری واقع بھاگلپور صدر محلہ اردو بازار میں ہے۔ جس کی قیمت -/۷۵ روپے ہے۔ ان سب کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو کہ میں تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری حسب ذیل جائداد ہے:۔ (۱) ایک خام مکان واقعہ متصل پوسٹ ڈاکخانہ گرلموڑی براستہ ٹاٹا نگر جس کی قیمت تخمیناً -/۳۲۵ روپے ہے (۲) ایک قطعہ زمین ۱۲ کٹہ واقع جمگاؤں پرگنہ کہلگاؤں تھانہ کوتوالی بھاگلپور میں ہے جسکی قیمت -/۴۵ روپے کے قریب ہے۔ زمینداری واقع بھاگلپور صدر محلہ اردو بازار میں ہے۔ جس کی قیمت -/۷۵ روپے ہے۔ ان سب کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ گواہ شد۔ بشیر احمد چغتائی سیکرٹری ضیاء جماعت احمدیہ جمشید پور۔ العبد۔ محمد سلیمان بقلم خود۔ K. M. Esamal جمشید پور۔ گواہ شد۔ عبد القیوم جمشید پور +

نمبر ۶۷۸۲ منکہ علی حسین ولد شیخ بندے علی صاحب۔ شیخ صدیقی۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن بریلی۔ یو۔ پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میں اس وقت کارخانہ سپلائی واقعہ کلکٹریٹ گنج میں ملازم ہوں۔ میری تنخواہ ماہانہ اسی روپے ہے۔ مہنگائی الاؤنس ماہانہ ۱۷/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ ایک سو روپیہ بابت ۱۰ حصہ سٹار ہوزری ورکس قادیان میں ہے۔ مبلغ ایک سو روپیہ تحریک امانت جائداد نظامت بیت المال میں جمع ہے۔ اس کے علاوہ دس مرلہ زمین واقع محلہ دار العلوم میں ہے جسکی قیمت مبلغ تین سو روپیہ ہے۔ مندرجہ بالا جائداد اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے ذمہ ۶۴۴/۹/- قرضہ ہے۔ جو تنخواہ سے ادا کرنا ہے۔ جو ساڑھے سولہ ماہ میں بحساب ۳۱/- روپے ماہوار منہا ہو کر صاف ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ اگر کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ گواہ شد۔ محمد عمر بقلم خود۔ العبد۔ علی حسین بحروف انگریزی۔ گواہ شد۔ اقبال علی غنی بحروف انگریزی +

نمبر ۶۷۶۵۔ میں مستری نظام الدین ولد مستری کریم اللہ صاحب مرحوم۔ قوم عادب۔ پیشہ سیپ لوہارہ۔ عمر قریباً ۶۲/۶۳ سال۔ تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۱۰ء ساکن ویگے وال۔ ڈاکخانہ مجیٹھہ ضلع امرتسر صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ احسان ۱۳۲۲ہش مطابق ۵ جون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک عدد مکان واقعہ موضع ویگے وال ضلع امرتسر جسکی قیمت اندازاً مبلغ انچاس روپیہ ہے۔ (۲) زمین زیر کاشت ساڑھے بارہ مرلہ جس کی قیمت اندازاً مبلغ پچاس روپیہ ہے۔ (۳) سامان آہنی آہرن وغیرہ (اوزار) قیمتی مبلغ ساٹھ روپیہ۔ اس جائداد کی کل قیمت مبلغ دو صد ساٹھ روپیہ ہوئی۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور یہ حصہ وصیت مبلغ چھبیس روپے اسوقت نقد ادا کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ (ج) اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ششماہی آمد پر ہے جسکی اوسط مبلغ ساٹھ روپے ہے یعنی اکیسو بیس روپیہ سالانہ آمدنی ہے۔ میں تا زیست اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ ۶ روپے ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ گواہ شد۔ مستری علیم اللہ لوہار ساکن محلہ دار الرحمت قادیان۔ نشان انگوٹھا۔ العبد۔ مستری نظام دین ساکن ویگے وال ضلع امرتسر حال وارد محلہ دار الرحمت قادیان نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ مستری محمد یعقوب بقلم خود لپر موصی کاتب الحروف۔ خاکسار رشید احمد چغتائی مولوی فاضل موصی

نمبر ۵۸۸۵ دار الرحمت قادیان ۵ ۶/۴۳ +

نمبر ۶۷۷۹۔ میں احمد شفیع ولد محمد شفیع قوم قریشی (فاروقی) پیشہ تجارت عمر تقریباً ۳۵ سال پیدائشی احمدی۔ (۳۱ر اپریل ۱۹۰۸ء) ساکن بھیرہ ضلع شاہپور حال میانوالی۔ ضلع میانوالی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے:۔ جسکی کل قیمت مبلغ بارہ صد روپیہ ہے۔ میرا گذارہ آمد دکان پر ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔ میری دکان کی آمد کوئی مقرر نہیں۔ جسقدر دکان کی ماہوار آمدنی ہوگی ماہوار ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کیا کرونگا۔ اس وقت تک میری جائداد حسب ذیل ہے:۔ (۱) مکان واقعہ میانوالی شہر ۴۰۰/- روپیہ۔ نقد ۱۳۰۰/- روپیہ تھا جس میں سے آج مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بیوی کا حق مہر ادا کر دیا ہے کیونکہ وہ بھی وصیت کرا رہی ہے۔ باقی نقد موجود ۸۰۰/- روپیہ۔ کل بارہ صد روپیہ بنتا ہے اور میرا اپنا پیدا کردہ ہے۔ العبد احمد شفیع قریشی ولد مولوی محمد شفیع موصی بقلم خود ۱۳ ۵/۴۳۔ گواہ شد۔ محمد شفیع موصی والد احمد شفیع بقلم خود۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میانوالی ۱۳ ۵/۴۳۔ گواہ شد۔ صلاح الدین ای اے سی موصی (میانوالی)۔ (نوٹ) مبلغ تیس روپے نقد ارسال خدمت ہیں کل مبلغ ۱۲۰ روپے دسویں حصہ کے بنتے ہیں۔ باقی وصیت مبلغ نوے ۹۰ روپے میرے ذمہ باقی رہتے ہیں۔ احمد شفیع بقلم خود +

نمبر ۶۷۸۴۔ منکہ خلیق احمد ولد صدیق احمد صاحب قوم شیخ قریشی۔ پیشہ مشین سازی۔ عمر ستائیس سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن بریلی۔ ڈاکخانہ بریلی۔ ضلع بریلی صوبہ یو۔ پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری اسوقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ صرف میری دکان کے اوزار ہیں جو اندازاً ۵۰۰ روپے کے ہیں۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۵۰ روپے ہوتے ہیں۔ اسکی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں ادا کر دونگا۔ اسکے علاوہ میری اوسط آمد ماہوار مبلغ ۳۰/- روپے ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ۳ روپے ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی رقم وصیت زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو حقداروں کو ادا کرنا ضروری ہوگی اسکے علاوہ جو کوئی اور میری جائداد زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہٰذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھدی ہے تاکہ سند رہے۔ اور وقت ضرورت کام آئے۔ گواہ شد۔ اقبال علی غنی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نیشنل ہاسپٹل بریلی۔ العبد۔ خلیق احمد بقلم خود۔ یکم اپریل ۱۹۴۳ء۔ گواہ شد۔ محمد یوسف عفی عنہ۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ

(آفتاب برقی پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ غلام حیدر پرنٹر چھپوا کر مدیر محمد یوسف ایڈیٹر صاحب نے دفتر اخبار نور قادیان سے شائع کیا)